زکوٰۃ نہیں دی، بلکہ اپنی ڈوبی ہوئی رقم نکالی ہے۔ زکوٰۃ میں یہ ہوشیاری نہیں چلتی ہے۔ یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ زکوٰۃ اس ایڈجسٹمنٹ سے ادا نہیں ہوگی۔ کسی کو دیا ہوا قرض آپ حاصل کرنے کی کوشش کیجیے، واپس مل جائے تو ٹھیک ہے، نہ ملے تو معاف کر دیجیے، لیکن آپ کے ذمے جو زکوٰۃ ہے وہ آپ کو ادا کرنی ہوگی۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

استخارہ اور اس پر عمل

س: استخارہ کرنے پر جو خواب نظر آئے اس کی تعبیر کیسے کی جائے؟ کیا کسی ایسے شخص سے، جو خواب کی تعبیر جانتا ہو، پوچھنا جائز ہے؟

ج: استخارہ حدیث سے ثابت ہے۔ استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص دو معاملات میں سے کسی ایک کا فیصلہ نہیں کر پا رہا ہے، تو وہ استخارہ کی نماز ادا کرتا ہے، دعا کرتا ہے اور پھر سو جاتا ہے۔ اس بات کا امکان رہتا ہے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ خواب میں کسی ایک بات کی طرف یکسو کردے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص استخارہ کے بعد بھی کسی ایک راے پر یکسو نہ ہو پائے۔ اگر استخارہ کرنے کے بعد اسے کوئی خواب نظر آتا ہے تو اس کی حیثیت ایک عام خواب کی سی ہوگی۔

خواب کی تعبیر ایک مخصوص فن ہے۔ ہر شخص کے لیے اس کی تعبیر بتانا ممکن نہیں ہے۔ کوئی شخص خواب کی تعبیر بتائے تو ضروری نہیں کہ وہ سو فی صد صحیح ہو۔ بعض خوابوں کی تعبیر الٹی ہوتی ہے، مثلاً کسی شخص نے خواب میں اپنے کسی عزیز کے مرنے کا خواب دیکھ لیا۔ اس کا عین امکان ہے کہ اس کی تعبیر یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس عزیز کی مدت عمر میں اضافہ کردے۔ خواب جو دیکھا گیا ہے اس کی تعبیر ویسی ہی ہوگی یا اس کے برعکس۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اس خواب کی جو تعبیر بتا رہا ہے، وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ حدیث میں استخارہ کی اجازت دی گئی ہے۔ استخارہ کیا جا سکتا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں ہمیں جو کچھ دکھائی دے، ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمارے لیے واجب التعمیل ہو۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

عارضی مدت کے لیے نکاح؟

س: ایک شخص تعلیم کی غرض سے دوسرے ملک جاتا ہے۔ اس کی تعلیم کی مدت چار سال

ہے۔ وہ گناہ سے بچنے کے لیے چار سال کی مدت کے لیے نکاح کر لیتا ہے۔ فریقین کے درمیان اس کا معاہدہ ہو جاتا ہے۔ چار سال کے بعد اس شخص کی تعلیم مکمل ہو جاتی ہے اور وہ اپنے بیوی بچوں کو کچھ مال و جایداد اور رہایش دے کر طلاق دے دیتا ہے اور اپنے وطن روانہ ہو جاتا ہے۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ اس سلسلے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

ج: اس تعلق کی دو صورتیں ہیں۔ ان میں فرق کرنا چاہیے۔ سوال میں جو بات کہی گئی ہے کہ ایک شخص چار سال کے لیے نکاح کر رہا ہے، یہ مدت لڑکے کو بھی معلوم ہے اور لڑکی کو بھی۔ اس کو اصطلاح میں 'نکاح متعہ' کہا جاتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ حرام ہے۔ کتب سیرت و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبویؐ میں ایک زمانے تک یہ حلال تھا، لیکن بعد میں اللہ کے رسولؐ کے زمانے ہی میں اس کو حرام قرار دے دیا گیا تھا۔ چوں کہ اس کی حرمت کی خبر تمام علاقوں اور تمام لوگوں تک نہیں پہنچی تھی، اس لیے بعد میں حضرت عمرؓ نے اس کا اعلان عام کیا تھا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ لڑکا عارضی مدت کے لیے نکاح کا ارادہ کرتا ہے، لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کرتا۔ نکاح عام نکاحوں کی طرح ہوتا ہے۔ لڑکی کو اس بات کی خبر نہیں ہوتی کہ لڑکے کے دل میں کیا ہے؟ جہاں تک لڑکی کا تعلق ہے، یہ نکاح جائز ہے۔ اگر لڑکا چار سال کے بعد طلاق دے دیتا ہے اور اس کے جو لوازمات ہیں وہ ادا کر دیتا ہے، تو اس نکاح کو قانونی حیثیت حاصل ہوگی۔ گویا ایسا نکاح، جس میں کسی ایک فریق کے دل میں چور ہو کہ میں ایک مدت کے بعد اس کو جاری نہیں رکھوں گا، لیکن دوسرے فریق کو اس کا علم نہ ہو، یہ نکاح جائز ہے۔ لڑکے نے عارضی مدت کے ارادے سے نکاح کیا ہے۔ اس ارادے کے سلسلے میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوگا، لیکن نکاح کو قانونی حیثیت حاصل ہوگی۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

مفقود الخبر شوہر سے خلع کا طریقہ

س: ایک شخص اپنی بیوی پر دباؤ ڈال کر اس کے میکے سے بار بار رقم منگواتا رہا۔ جب اس کا مطالبہ پورا نہ ہوا تو بغیر اطلاع دیے ہوئے وہ کہیں چلا گیا۔ عورت اپنے میکے میں ہے۔ ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ ثالثی عدالت نے اس کے شوہر کو مفقود الخبر قرار دیتے ہوئے سات سال انتظار کرنے کو کہا۔ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص